بسم الله الرحمن الرحيم

THE
NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

———————

Tuesday, the 13th October, 2026

———————

TABLE OF CONTENTS

1. RECITATION FROM THE HOLY QUR`AN 1
2. RECITATION OF HADITH 1
3. RECITATION OF NAAT 2
4. NATIONAL ANTHEM 2
5. MAKING OF OATH AND SIGNING THE ROLL OF MEMBERS 2
6. PANEL OF CHAIRPERSONS 2
7. FATEHA PRAYERS 3
8. CONDOLENCE REFERENCE IN HONOUR OF CH. MAHMOOD BASHIR VIRK (LATE), MNA 3

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

Speaker
Sardar Ayaz Sadiq

Deputy Speaker
Syed Ghulam Mustafa Shah

Panel of Chairpersons

1. **Mr. Ali Zahid**
2. **Abdul Qadir Patel**
3. **Mr. Riaz Ul Haq**
4. **Syeda Shehla Raza**
5. **Syed Amin Ul Haq**
6. **Ms. Naeema Kishwer Khan**

Secretary
Mr. Saeed Ahmad Maitla

Advisor (Legislation, Parliamentary Proceedings and Training)
Mr. Muhammad Mushtaq

Senior Director General (Proceedings)
Mr. Abdul Hadi Channa

Director General (Reporting)
Mr. Muhammad Nawaz

Deputy Director (Editing)
Dr. Abdul Rehman

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN
(ASSEMBLY DEBATES)

————————

Tuesday, the 13th October, 2026

————————

The National Assembly of Pakistan met in the National Assembly Hall (Parliament House) Islamabad, at 6:45 p.m. with the honourable Speaker (Sardar Ayaz Sadiq) in the Chair.

————————

RECITATION FROM THE HOLY QUR`AN

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم۔

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ﴿۲﴾ وَ لَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ
صَدَقُوْا وَ لَیَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۳﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ﴿۴﴾ مَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ
اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۵﴾

(سورۃ العنکبوت،آیات:1تا5)

[ترجمہ: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے۔ اللہ کے نام سے شروع جو مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔
الٓمّٓ۔ کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اُنہیں یونہی چھوڑ دیا جائے گا کہ بس وہ یہ کہہ دیں کہ ''ہم ایمان لے آئے'' اور اُن کو آزمایا نہ جائے؟ حالانکہ ہم نے ان سب کی آزمائش کی ہے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں۔ لہٰذا اللہ ضرور معلوم کر کے رہے گا کہ کون لوگ ہیں جنہوں نے سچائی سے کام لیا ہے، اور وہ یہ بھی معلوم کر کے رہے گا کہ کون لوگ جھوٹے ہیں۔ جن لوگوں نے برے برے کام کیے ہیں، کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہم سے بازی لے جائیں گے؟ بہت برا اندازہ ہے جو وہ لگا رہے ہیں۔ جو شخص اللہ سے جا ملنے کی امید رکھتا ہو، اسے یقین رکھنا چاہیئے کہ اللہ کی مقرر کی ہوئی معیاد ضرور آکر رہے گی، اور وہی ہے جو ہر بات سنتا، ہر چیز جانتا ہے۔]

RECITATION OF HADITH

عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَسِّرُوا وَلَا
تُعَسِّرُوا، وَبَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا. (صحیح بخاری)

[ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نقل کیا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، آسانی کرواور سختی نہ کرواور خوش کرواور نفرت نہ دلاؤ۔]

RECITATION OF NAAT

اُن کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو

جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

NATIONAL ANTHEM

MAKING OF OATH AND SIGNING THE ROLL OF MEMBERS

جناب سپیکر: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ MNA elect منیر اقبال چنڑ صاحب ہمارے ex-MNA کے صاحبزادے بھی ہیں، انہوں نے الیکشن جیتا ہے تو میں ان کو Oath کیلئے invite کروں گا۔

(اس موقع پر نومنتخب رکن قومی اسمبلی جناب منیر اقبال نے حلف اٹھایا اور رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

PANEL OF CHAIRPERSONS

Mr. Speaker: Panel of Chairpersons. In pursuance of sub-rule (1) of rule 13 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, 2007, the following Members, in order of precedence are nominated to form a Panel of Chairpersons for this Session of the National Assembly of Pakistan:-

1. Mr. Ali Zahid
2. Mr. Abdul Qadir Patel
3. Mr. Riaz Ul Haq
4. Syeda Shehla Raza
5. Syed Amin Ul Haq
6. Ms. Naeema Kishwer Khan

2. In the absence of the Speaker and the Deputy Speaker, National Assembly, the Member having precedence amongst those present at the sitting, shall take the Chair.

FATEHA PRAYERS

جناب سپیکر: میں دُعا کروانا چاہ رہا ہوں۔ ہمارے سابق رکن قومی اسمبلی محمد منیر اظہر صاحب انتقال کر گئے ہیں۔ ہمارے ایک بہت ہی سینئر سابق رکن قومی اسمبلی چوہدری محمد اشرف صاحب وفات پا گئے ہیں، فتنہ الخوارج ہندوستان کے خلاف جاری آپریشن میں افواج پاکستان کے بہادر افسر کیپٹن فاروق اور لیفٹیننٹ شیراز بابر سمیت متعدد نوجوانوں نے جام شہادت نوش کیا، کوہاٹ میں پولیس لائنز پر بزدلانہ حملے میں 17 پولیس اہلکار جن میں ایس پی ٹریفک اکبر شنواری اور ڈاکٹر اور کرزئی شہید ہوئے۔ ڈیرہ اسماعیل خان میں 14 شہری دہشت گردی کا نشانہ بنے۔ کل کوئٹہ میں ایک تربیتی طیارہ کے حادثے میں میجر حسنین شہزاد ہمایوں اور کیپٹن عبدالصمد شہید ہوئے۔ ہمارے colleague چوہدری محمود بشیر ورک صاحب، جو پانچ دفعہ قومی اسمبلی کے ممبر رہے، چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی رہے، وزیر قانون رہے، sitting Member تھے، وہ انتقال کر گئے۔ تو میں دعا کے لیے کہوں گا، اور ہماری روایت ہے کہ جب کوئی sitting Member انتقال کر جاتا ہے تو اس دن اگر کوئی ممبران ان کے بارے میں بات کرنا چاہیں تو کر لیں، پھر Session ہم adjourn کر دیں گے۔ حافظ نعمان صاحب، آپ please دعا کروائیے۔

(دُعائے مغفرت کی گئی)

CONDOLENCE REFERENCE IN HONOUR OF CH. MAHMOOD BASHIR VIRK (LATE), MNA

جناب سپیکر: اعظم نذیر تارڑ صاحب۔

وزیر برائے قانون وانصاف وانسانی حقوق (سینیٹر اعظم نذیر تارڑ): جناب سپیکر! محمود بشیر ورک صاحب بلاشبہ ایک منجھے ہوئے سیاستدان، متحمل مزاج Parliamentarian اور ایک اعلیٰ پائے کے وکیل تھے۔ میرا ان سے تعلق نہ صرف پارلیمان کے حوالے سے تھا، بلکہ میں نے profession میں جب پہلے دن courts میں قدم رکھا، میں نے as a trainee lawyer اپنے career کا آغاز کیا۔ تعلیم لاہور سے مکمل کی، لیکن میں چونکہ شروع میں فوجداری وکالت سے منسلک رہا، تو میں نے آغاز گجرانوالہ سے کیا۔ میرے استاد مرحوم خواجہ جاوید صاحب اور محمود بشیر ورک صاحب بہت قریبی دوست تھے اور ان کے Chambers بالکل ساتھ ساتھ تھے۔ تو ان کا یہی شفیق چہرہ، اسی طرح مسکراتے رہتے تھے اور انہوں نے بچوں کی طرح ہماری تربیت میں بھی حصہ لیا۔ Professional training خواجہ جاوید صاحب سے لی، لیکن جو رواداری، محبت، لوگوں سے میل جول mannerism اور court میں conduct کیسے کرنا ہے، اور مشکل ترین حالات میں بھی مسکرا کر مصیبتوں کا مقابلہ کیسے کرنا ہے، وہ ہم نے محمود بشیر ورک صاحب سے سیکھا۔

انہوں نے بڑا celebrated career enjoy کیا۔ پانچ دفعہ رکن قومی اسمبلی رہے، مشکل اور ابتلا میں بھی انہوں نے اپنے قائد میاں محمد نواز شریف کو نہ مایوس کیا، نہ انہیں چھوڑا۔ میاں محمد نواز شریف صاحب اور وزیر اعظم پاکستان میاں شہباز شریف صاحب کی قیادت میں انہوں نے نہ صرف پارٹی کی طرف سے سونپی گئی ذمہ داریوں سے بڑی خوبصورتی کے ساتھ عہدہ برآ ہوئے، بلکہ بطور Parliamentarian بھی ان کی بڑی services ہیں۔ اپوزیشن کے دوست بھی بیٹھے ہیں۔ بطور Chairman Standing Committee on Law and Justice وہ میری وزارت کو دیکھتے تھے اور کئی دفعہ بڑے sensitive issues آئے۔ پچھلے سال میرے دوستوں کو معلوم ہے کہ ایک بڑے نازک مسئلے سے ہمارا پالا پڑا۔ Court decisions تھے اور ان میں review applications ہونی تھیں۔ جتنی بردباری اور اعلیٰ مزاجی کے ساتھ انہوں نے اس situation کو handle کیا، اس کے علاوہ بھی وہ ہر رکن کو موقع دیتے تھے کہ وہ اپنا input دے۔ وزارت قانون میں جتنا سٹاف ہے، جن لوگوں نے ان کے ساتھ کام کیا، وہ ان کے بارے میں بہت اچھی باتیں کرتے ہیں۔ جانے والے چلے جاتے ہیں، لیکن ان کا کردار، ان کی کہی ہوئی باتیں، ان کے گزارے ہوئے لمحے یاد آتے ہیں، ورک صاحب کے معاملے میں، میں کہوں گا کہ ان کے چہرے کی مسکراہٹ ہمیشہ ہمارے درمیان رہے گی۔ اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے، ان کی اولاد کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ وہ کہتے ہیں:

کون کہتا ہے کہ موت آئی تو مر جاؤں گا

میں تو دریا ہوں سمندر میں اتر جاؤں گا

وہ ہمارے درمیان ہی ہوں گے، ہمیں یاد آتے رہیں گے، اور ان کے لیے ہم دعائیں کرتے رہیں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: گوہر صاحب۔

جناب گوہر علی خان: Thank you! جناب سپیکر، آپ نے Floor دیا ہے۔ میں صرف یہ گزارش کروں گا کہ اگرچہ یہ روایت ضرور رہی ہے اس House کی کہ جب کسی sitting MNA کی death ہو جاتی ہے تو اس کے لیے House کا باقی Business adjourn رہتا ہے، لیکن جناب سپیکر rule میں کوئی ایسی قدغن نہیں ہے۔ ہم جب یہاں آتے ہیں اور آئینی ذمہ داریاں نبھا رہے ہوتے ہیں تو ہمیں اور بھی بہت سارے کام کرنے ہوتے ہیں۔ اس وقت اگرچہ ہمارے ایک sitting MNA کی death ہو چکی ہے، لیکن جو 11 اکتوبر کو ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کیا آج یہ روایت توڑنی چاہیئے کہ نہیں ؟ یہ بڑا غیر مناسب ہے، You don't respect your own colleague who was here with you for two and a half years. گوہر صاحب وہ زندگی سے چلے گئے۔ اتنے dignified انسان تھے آپ بھی Law Committee میں تھے۔ آپ بھی دیکھتے تھے۔ سید نوید قمر صاحب۔ اس کے بعد خواجہ صاحب آپ کو بھی دیتا ہوں۔ جی سید نوید قمر صاحب۔

سید نوید قمر: گوہر صاحب جو آپ بات کرنا چاہ رہے ہیں ہم سب جانتے ہیں، میری گزارش یہ ہے کہ کل بھی تو موقع ہوگا۔ کل گورنمنٹ خود اپنی Resolution لائے گی، پھر تو آپ کے پاس سارا ٹائم ہوگا اس پر بات کرنے کا۔ اس میں ضرور کیجئے گا، and we'll stand with you when you stand up to talk tomorrow. لیکن آج ہم respect دیں اس colleague کو، جو ہمارا، آپ کا، سب کا colleague رہا ہے۔ ظاہر ہے محمود بشیر ورک صاحب کے لیے جو الفاظ اعظم نذیر تارڑ صاحب نے کہے، شاید اس سے بھی زیادہ ہمیں ان کے ساتھ قربت رہی۔ آپ نے کہا، پانچوں terms میں وہ اور میں اکٹھے Law Committee میں ہوتے تھے اور پانچوں terms میں کبھی وہ as a Chairman، اور اس سے پہلے کبھی as a Minister، کبھی as a Member، لیکن ان کا رویہ وہی ہوتا تھا۔ وہ ہمیشہ merit کی بات کرتے تھے۔ مجھے پتا ہے کہ کبھی لاء منسٹر صاحب بھی ایک position لے کر آتے تھے، اور ان کو اگر ذہنی طور پر یہ suit نہیں کرتی تھی تو he would have a different opinion from the government. He was never one who would toe the line just because his party is telling him to.

یہ بات کچھ لوگوں کو شاید پسند نہ بھی آئے، لیکن ایک شخص جو upright ہو، جس کی زندگی گزری ہو from the lowest courts up. وہ جو ہے he was truly judicial officer first and the Member of Parliament second. اور ہمیں ان کی عزت صرف اس لیے نہیں ہے کہ ہمارے colleagues تھے۔ ہمارے colleagues تو بہت ہوتے ہیں اور موت برحق ہے، ہر ایک چلا جاتا ہے، لیکن ورک صاحب اپنا mark جو چھوڑ گئے ہیں، بڑا مشکل ہے کسی اور کے لیے وہ جگہ پُر کرنا۔ We will remember him fondly and we will remember him in terms in which he wanted to be reMembered. So, دعا کرتے ہیں کہ نہ صرف ان کو اللہ تعالیٰ جنت نصیب کرے بلکہ اگلی نسلوں کو بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ Thank you۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ خواجہ محمد آصف صاحب۔

وزیر برائے دفاع (خواجہ محمد آصف): جناب سپیکر! ایک honourable Member دنیا سے رخصت ہوئے ہیں۔ ان کی condolences کی بات کرنے کو بھی dispute کرنا یا اس سے اختلاف کرنا، میں سمجھتا ہوں، اس سے زیادہ اور کوئی پستی ہو نہیں سکتی۔

میرا چوہدری صاحب کے ساتھ National Assembly سے پہلے کا تعلق رہا ہے۔ ساری عمر انہوں نے پارٹی کے ساتھ وفاداری اور party discipline کی پابندی کی۔ نہایت شفیق بزرگ تھے، شفقت کے ساتھ سب کے ساتھ پیش آتے تھے، اور خصوصاً انہوں نے Law and Parliamentary Affairs کی جو Committee تھی، انہوں نے Parliament کے لیے بیش بہا خدمات سرانجام دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریقِ رحمت کرے اور ہمیں، جو لوگ دنیا سے رخصت ہو جائیں، departed soul، کم از کم جو اس House کے

Member رہے ہیں، ان کو اس House میں کم از کم اچھے الفاظ کے ساتھ یاد کرنے کی liberty ہونی چاہیئے اور اس میں interference نہیں ہونی چاہیئے۔بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ، نعیمہ کشور خان صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب ! جس طرح باقی Members نے بھی ارشاد فرمایا کہ ورک صاحب ہمارے ایک بہت ہی senior، cool and calm اور بڑے respectable Member تھے۔ کئی Committees میں، میں ان کے ساتھ بھی رہی، Rule and Procedure میں، Law and Justice میں۔ Government کے Bills ہوں یا Opposition کے Private Bills، وہ بڑے اچھے انداز سے handle کرتے تھے، اور کسی Member کو ان سے کوئی شکوہ کبھی نہیں رہا۔

جس طرح وہ ہر Member کی respect کرتے تھے، خواتین کی بھی بہت زیادہ respect کرتے تھے، یہ چیز میں نے ان میں دیکھی۔ چلتے ہوئے بھی یا کہیں بیٹھے ہوئے، پچھلے tenure میں بھی ساتھ بیٹھتے تھے تو بڑی عزت اور احترام کے ساتھ خواتین کے ساتھ پیش آتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ان کو غریقِ رحمت کرے۔ اور بھی ان کی جگہ Members آجائیں گے، ہم نے بھی جانا ہے، لیکن یہ ہماری ایک اچھی روایت ہے کہ ہم ان کو، جو ایک بہترین انسان تھے، tribute پیش کریں اور دعا کرتے ہیں کہ جو آنے والے اس کے بعد لوگ ہیں، وہ ان کے نقشِ قدم پر چلیں۔ جس انداز سے وہ اپنی پارٹی کے ساتھ loyal تھے، لیکن respect کا جو ان کا ایک انداز تھا ہر کسی کے ساتھ، اور جو ان کا تجربہ تھا، اللہ کرے کہ ہماری آنے والی نسل ان کے نقشِ قدم پر چلے اور ان کے جو تجربے تھے، ان کو ہمیشہ یاد رکھے اور جو ان کا انداز تھا، اسی انداز کو ہم اپنائیں۔

تو میں اپنی جماعت کی طرف سے ان کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو غریقِ رحمت کرے، ان کے لواحقین کو صبر عطا کرے اور ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ Thank you۔

جناب سپیکر: جی، اسلم گھمن صاحب۔

جناب محمد اسلم گھمن: جناب سپیکر! میں چوہدری محمود بشیر ورک صاحب کو جب میں DG Anti-Corruption پنجاب تھا، اس وقت سے جانتا ہوں۔ جب وہ آتے تھے تو مجھے خوشی ہوتی تھی کہ ایک ایم این اے، ایک Parliamentarian، ہمیشہ میرٹ کی بات کرتا ہے۔ شرافت، ایمانداری اور ہنس کے ملنا ان کا طرۂ امتیاز تھا۔ لاجز کی مسجد میں، جس میں اتنے بڑے House سے صرف چند نمازی regular وہاں آتے ہیں۔ میرا ان کا رشتہ وہ نمازی کا تھا جو اس Assembly میں بنا۔ وہ علاقے میں چار پانچ دفعہ ایم این اے رہے۔ ان کی شرافت، ان کی ایمانداری ہم سب کے لیے مشعل راہ ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور ان کے لواحقین کو صبرِ جمیل دے۔

جناب سپیکر: آمین، حفیظ الدین صاحب۔

سید حفیظ الدین: ورک صاحب کے ساتھ میرا تعلق Committee کے واسطے سے رہا، اور اڑھائی سال کے اندر ان کا تعلق مجھ سے اتنا، الحمدللہ، گہرا تھا کہ وہ ہر مسئلے پر مجھ سے گفتگو فرماتے تھے۔ اسی طریقے سے جب ان کے انتقال کی خبر میں نے سنی تو میں فوراً سے پیشتر ان کے گھر بھی حاضر ہوا۔ تدفین میں تو حاضر نہیں ہو سکا، لیکن اس کے فوراً بعد وہاں پر موجود تھا۔

اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، ہم سب کو ان کے طریقۂ کار پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اور جس انداز میں انہوں نے اپنی Chairmanship اور یہ سارا وقت گزارا، اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجر نصیب فرمائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: عبدالقادر پٹیل صاحب۔

جناب عبدالقادر پٹیل: شکریہ سر، میں کوشش کروں گا کہ جو معزز اراکین مجھ سے پہلے بول چکے ہیں، وہ کوئی بات میں repeat نہ کروں۔

سر! چوہدری محمود بشیر ورک صاحب کی صفات بیان کی گئی ہیں، لیکن میرا تجربہ کچھ تھوڑا اس لیے مختلف ہے کہ سر! 2008 میں جب میں پہلی بار Member منتخب ہوا اور اسی term میں اللہ تعالیٰ کے بعد میری پارٹی نے مجھے as a Chairman Standing Committee on Interior بنایا، تو وہ ہماری Committee میں جب as a Member آئے تو مجھے کچھ ہی عرصے بعد اس بات کا احساس ہوا کہ چوہدری صاحب بہت زیادہ جانتے ہیں، لیکن وہ مجھے ٹوکتے نہیں تھے، because میں پہلی بار آیا تھا۔ وہ بڑے باعلم اور بڑے پائے کے وکیل بھی تھے اور مجھ سے معاملات سو گنا زیادہ اچھے جانتے تھے، لیکن اتنے احترام کے ساتھ وہ مختلف باتوں کو گھما کر مجھے سمجھاتے تھے کہ میری تضحیک بھی نہیں ہوتی تھی اور مجھے کچھ سیکھنے کا موقع بھی مل جاتا تھا۔

(اذان عشاء)

جناب سپیکر: جی عبدالقادر پٹیل صاحب۔

جناب عبدالقادر پٹیل: سر! بس میں یہ بات کرنا چاہ رہا تھا کہ دل ہی دل میں ان کو اپنا ایک استاد مان لیا تھا، اور پھر میں جب بھی کبھی کوئی فیصلہ کرتا تو ان کی طرف دیکھتا۔ اگر وہ اس بات پر سر ہلا دیتے تو میں وہ کرتا، اور اگر وہ خاموش رہ کر نیچے دیکھ رہے ہوتے تو میں کام نہیں کرتا تھا، کیونکہ میں جانتا تھا کہ وہی میرے Chairman ہیں، لیکن کہہ نہیں رہے کہ میں ان کے under ہوں۔ جو بات حقیقت ہے، اس کے بعد ان سے ایک ایسا تعلق رہا کہ مجھے کبھی بھی نہیں لگا کہ ان کا تعلق کسی اور جماعت سے ہے۔ ٹھیک ہے، وہ اپنی جماعت کے ساتھ پورے وفادار رہے، لیکن کسی ایک لمحے، اتنے سال سے، 2008 سے آج 2027 آ رہا ہے، مجھے کبھی بھی ایسا محسوس نہیں ہوا کہ وہ (ن) لیگ کے رکن ہیں، پیپلز پارٹی کے ہیں، PTI کے ہیں، MQM کے ہیں۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ جس کے ساتھ بیٹھے ہیں، جس سے بات کرتے ہیں، وہ اسی کی پارٹی کے رکن ہیں۔ سر! ان کی شرافت، کردار، وقار، علم، مہارت کا کوئی جوڑ نہیں، لیکن ان کی شائستگی، خندہ پیشانی، میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں سالہا سال ڈھونڈنا پڑے گی لیکن ایسا کوئی شخص شاید نہ آئے اور اگر کوئی موضوع نہ ہوتا تو وہ برابر سے گزرتے ہوئے دعائیں دے جاتے۔ مطلب ملتے، سلام کرتے تو وہ دعائیں دینا شروع کر دیتے۔

سر! محمد عارف صاحب نے ایک tweet کیا، کیونکہ اس سے پہلے مجھے اس واقعہ کا پتہ نہیں تھا۔ ضروری سمجھتا ہوں، میں نے group میں بھی اپنے دوستوں کو share کیا کہ محمود بشیر صاحب خود تو بڑے آدمی تھے ہی لیکن، پتا پر پوت۔ ان کے والد احمد بشیر صاحب کے حوالے سے ایک واقعہ tweet ہوا کہ محمد بشیر صاحب نے تقسیم ہند کے وقت ایک سکھ فیملی کو پناہ دی تو ان کو محلے والوں نے باہر بلایا کہ جناب آپ کے گھر میں سکھ مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگ چھپے ہوئے ہیں، تو انہوں نے کہا کہ نہیں۔ تو ان کو وہ لوگ مسجد میں لے گئے اور انہوں نے کہا کہ اب یہاں قسم کھاؤ یا وہ سکھ ہمارے حوالے کرو۔ وہ سکھ پانچ چھ لوگ تھے، ان میں عورتیں، بچے اور بوڑھے بھی تھے۔ احمد بشیر صاحب نے وہ قسم کھائی جس کے بارے میں کہوں گا کہ اس کو جھوٹی قسم نہیں کہیں گے بلکہ وہ ثواب کی قسم تھی۔ انہوں نے قسم کھائی کہ میرے سسرالی رشتہ دار میرے گھر میں ہیں، میرے پاس کوئی سکھ فیملی نہیں ہے۔ تین ماہ ان کو پناہ دینے کے بعد وہ سکھ چلے گئے۔ کئی سال بعد ان کی تیسری نسل کا ایک بچہ، جس کو دادی ہمیشہ سکھاتی تھی کہ ایک مسلمان نے قسم کھا کے ہماری زندگی بچائی تھی۔ اس کا نام ترونجیت سنگھ تھا۔ وہ ڈاکٹر بنے اور امریکہ سے گوجرانوالہ آئے۔ انہوں نے وہ گھر ڈھونڈا اور میرے پاس وہ تصویر موجود ہے، احمد بشیر صاحب تو نہیں رہے، محمود بشیر صاحب سے ان کی ملاقات ہو گئی اور انہوں نے کہا کہ اس طرح آپ کے والد نے ہماری زندگی بچائی اور ہم سب بچ گئے تھے اور آج امریکہ میں ہمارا خاندان settled ہے اور اللہ کا شکر ہے کہ آج ہم ترقی کر گئے ہیں۔ سر! اتنے بڑے والد صاحب کے وہ صاحبزادے تھے۔ سر! ایک واقعہ بتاؤں گا کہ ایک بار Standing Committee on Interior میں ان کے بارے میں پتہ چلا کہ وہ اس حلقے سے MNA ہیں، لیکن نادرا نے ان کا ووٹ ان کے حلقے سے نکال دیا ہے۔ اس پہ تو ہم اور آپ ہوں تو کتنے بھڑک جائیں، لیکن میں نے ان کو اسی طرح خندہ پیشانی سے نادرا چیئرمین سے بات کرتے ہوئے دیکھا اور وہ کہنے لگے کہ جناب دیکھیں آپ سے کوئی غلطی ہو گئی ہو گی، اس کو آپ ٹھیک کر دیں۔ اب MNA کو آپ اگر اس کے حلقے کے ووٹ سے باہر نکال دیں۔ یہاں تو چھوٹے چھوٹے موضوعات پہ دو دو گھنٹے بحث و مباحثہ ہوتا ہے، لیکن انہوں نے نہیں کیا۔ سر! میں اتنا کہوں گا، شاہ بھٹائی نے کہا تھا شاید ایسے ہی کچھ لوگوں کے لیے، (سندھی)۔ اگر کسی کو ترجمہ نہ آئے تو میں حاضر ہوں۔ (سندھی)۔ بہت شکریہ سر۔

جناب سپیکر: یہ ترونجیت صاحب آج کل پاکستان میں ہی ہیں اور یہ ان کے گھر گئے اور گھر کے بعد مجھے بھی ملنے آئے تھے۔ ان کے والد صاحب اور ان کی فیملی کو محمود خان صاحب کی فیملی نے پناہ دی تھی اور یہاں سے safe passage دیا تھا۔ علی محمد خان صاحب۔

جناب علی محمد: شکریہ، سپیکر صاحب! اللھم صل علی محمد و علی آل محمد۔

موت کو سمجھے ہیں غافل اختتامِ زندگی

ہے یہ شامِ زندگی، صبحِ دوامِ زندگی

زندگی میں بہت سے لوگوں کی رحلت کی خبر سن کے انسان کو دکھ ہوتا ہے لیکن کچھ لوگ ہوتے ہیں کہ جب آپ ان کے بارے میں خبر سنتے ہیں کہ اب وہ اس دنیا میں نہیں رہے تو آپ کو ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے آپ کے اپنے بدن کا ایک حصہ اب نہیں رہا۔ آج جب چوہدری محمود بشیر ورک صاحب کے لیے یہاں دعا ہوئی اور دیگر ساتھی ان کے لیے بات کر رہے ہیں۔ تو ان کا چہرہ بالکل میرے سامنے ہے۔

یہاں پٹیل صاحب نے بات کی ان کے بارے میں لگتا نہیں تھا کہ وہ (ن) لیگ کے ہیں بلکہ وہ ہر جماعت کے افراد سے محبت سے پیش آتے تھے۔ سپیکر صاحب! میں کہتا ہوں کہ ان کی ایک ہی جماعت تھی اور وہ ہے پاکستان۔ 2013 میں جب پہلی بار میں MNA بنا تو وہ Chairman Standing Committee for Law and Justice تھے اور میں اس کمیٹی کا Member تھا۔ اس دور میں بھی اور اس کے بعد جب مجھے موقع ملا وزارت کا تو پھر بھی بشیر ورک صاحب کے ساتھ legal matters پہ Committees میں اور ایوان میں بیٹھک ہوتی تھی اور اب دوبارہ وہ Law and Justice کے Chairman تھے۔ میں نے ان کو ہمیشہ دو تین چیزوں پہ بہت strong پایا۔ دین کے کسی issue میں کوئی compromise ان میں نہیں تھا اور وہ بہت مضبوط ایمان والے شخص تھے۔

میں کہتا ہوں کہ بہت کم لوگوں کو میں نے پاکستان سے اتنی محبت کرتے ہوئے دیکھا ہوگا جتنی بشیر ورک صاحب کرتے تھے اور تیسرا وہ قائد اعظم کے fan تھے۔ تو آخری میری ان سے ملاقات lodges کی مسجد میں ہوئی تھی۔ بہت دنوں تک مجھے مسجد میں نظر نہیں آئے، پھر ایک دن جب وہ نظر آئے تو میں ان کے پاس گیا اور ان کا حال پوچھا۔ یہ ان سے میری آخری ملاقات تھی۔ آخری ملاقات میں انہوں نے پہلی بار مجھے بیٹا کہا اور بڑے خوش ہوئے، میں نے ان کے لیے دعا کی اور انہوں نے میرے لیے دعا کی۔ I pray for him and I hope کہ اللہ تعالی ایسے Parliamentarians کو یہاں لے کے آئے جن کی عزت دونوں طرف ہو، اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: آمین۔ چوہدری احسن اقبال صاحب۔

وزیر برائے منصوبہ بندی، ترقی و خصوصی اصلاحات (جناب احسن اقبال چوہدری): شکریہ۔ جناب سپیکر! جیسا کہ تمام colleagues نے بیان کیا۔ میرا بھی ان کے ساتھ گزشتہ کئی ادوار سے بحیثیت ممبر قومی اسمبلی تعلق تھا لیکن اس سے بڑھ کر جب ہم ابتلا کے دور میں تھے اور مجھ پہ پارٹی کی ذمہ داریاں تھیں تو محمود بشیر ورک صاحب گوجرانوالہ ڈویژن کے ان چند لوگوں میں شامل تھے کہ جن کے پیروں میں کبھی کوئی ہلکی سی بھی کمزوری نہیں آئی اور وہ ڈٹ کر اس دور میں جب مارشل لاء کے خلاف ہم جدوجہد کر رہے تھے، وہ پارٹی اور اپنے قائد کے ساتھ وفادار رہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ کسی انسان کے کردار کی یہ بہت بڑی خوبی ہوتی ہے کہ جب وہ مشکل حالات کا بھی سامنا خندہ پیشانی کے ساتھ کرے۔ قومی اسمبلی کے اندر ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی جیسا کہ ہمارے colleagues نے کہا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس لحاظ سے ایک بہت بڑا نقصان ہے۔ اس ایوان کی طاقت اس کے اراکین کے numbers سے نہیں بنتی بلکہ اس ایوان کی طاقت ایوان کے اراکین کے کردار، ان کے تجربے اور جذبہ خدمت سے بنتی ہے۔ اگر ہم محمود بشیر ورک صاحب کو دیکھیں تو وہ تینوں حیثیتوں سے اس ایوان کی طاقت میں بے پناہ اضافہ کرتے تھے اور ان کے جانے

سے ایک بہت بڑا خلا پیدا ہوا ہے اور وہ ہمارے نوجوان Parliamentarians کے لیے بلاشبہ ایک role model تھے کہ کس شائستگی اور professionalism کے ساتھ اس ایوان کے اندر اپنا کردار ادا کیا جا سکتا ہے۔ تو اس ایوان کا، ان کے حلقہ کی عوام کا اور پاکستان کا بھی نقصان ہے کہ ہم ایک بہت تجربہ کار Parliamentarian سے محروم ہوئے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

جناب سپیکر: آمین۔ ڈاکٹر نثار جٹ صاحب۔

جناب نثار احمد: بہت شکریہ، جناب سپیکر صاحب! میرا بھی ان کے ساتھ کچھ ایسا ہی experience رہا۔ 2013 میں، میں Chairman Standing Committee تھا اور وہ میری کمیٹی کے Member تھے۔ جیسے ایک رکن نے یہاں پر بتایا کہ ان کا knowledge، ان کی information، وہ رہنمائی برقرار رکھتے تھے اور Standing Committee میں محمود بشیر ورک صاحب ہمیشہ میری رہنمائی کرتے ہوتے تھے اور یقیناً ان کا جانا اس ایوان کا، ان کے حلقے کی عوام کا اور ان کے عزیز و اقارب کا بھی نقصان ہے۔ وہ بڑے دھیمے مزاج والے پڑھے لکھے اور gentlemen تھے۔ انہوں نے ہمیشہ ایوان میں بیٹھ کر اچھا کردار ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے آخری سفر کو آسان فرمائے، انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے۔ سر! یہ روایت برقرار رہنی چاہیئے۔ ہم سب نے مرنا ہے۔ ہمارا کوئی colleague اس طرح دنیا سے جاتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اچھی روایت ہے کہ House میں ہم سب ان کی یاد اور تعزیت میں اچھے الفاظ بولتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ باتیں ہم سب کے حصے میں آئیں گی اور ہمیں اس کے اوپر کھڑا رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ محمود بشیر ورک صاحب کے آخری سفر کو آسان فرمائے اور یقیناً یہ کمی تو پوری نہیں ہو سکتی لیکن اللہ تعالیٰ کے فیصلے ہیں، انسان کر کچھ نہیں سکتا۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: قیصر احمد شیخ صاحب۔

وزیر برائے سرمایہ کاری بورڈ (جناب قیصر احمد شیخ): شکریہ، جناب سپیکر! محمود بشیر ورک صاحب چار بار مسلسل میرے ساتھ Member National Assembly رہے۔ انتہائی نفیس انسان تھے، ان کے character پر کسی قسم کا کوئی تصور نہیں کیا جا سکتا، اور جس طرح ملک کے ساتھ ان کی محبت ہے، میں نے شاید ہی بہت کم لوگوں میں ایسا دیکھا ہے۔ نہایت اعلیٰ کردار، ہمیشہ صحیح direction میں ان کی opinion ہوتی تھی۔ جب بھی میرا کوئی point ہوتا تو میں ان سے جا کر مشورہ کرتا۔ نہایت محبت، خلوص اور بڑے پیار سے مجھے سمجھاتے اور بات کرتے تھے۔ ملک کے ساتھ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے انتہائی محبت کی ہے۔ پارٹی کے ساتھ بھی محبت، throughout وہ اپنی پارٹی کے ساتھ رہے ہیں۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسے اچھے اخلاق اور moral character کے لوگ ہمارے colleague تھے، اور آج محسوس ہی نہیں ہو رہا، یہی لگتا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ ہیں۔ اور ان کے انتقال سے انتہائی صدمہ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین۔

جناب سپیکر: آمین۔ آسیہ اسحٰق صاحبہ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے نجکاری (محترمہ آسیہ اسحٰق صدیقی): شکریہ جناب سپیکر! یہ میرا پہلا tenure ہے جو کہ مرحوم چوہدری بشیر ورک صاحب کے ساتھ تھا، اور ہمارے Block-A کے اندر ہی وہ رہائش پذیر تھے۔ ایک تو جب session ہوا، تب تب روزانہ ہی ان سے یا تو lift میں یا porch میں ملاقات ہوتی تھی۔

(اس موقع پر جناب سپیکر نے کرسیٔ صدارت خالی فرمائی اور جناب ڈپٹی سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

پارلیمانی سیکرٹری برائے نجکاری (محترمہ آسیہ اسحٰق صدیقی): اتنے نفیس انسان، اتنے senior ، کُہنہ مشق سیاستدان ہونے کے باوجود ان میں arrogance کا نام ونشان نہیں تھا۔ اتنے نفیس انسان کہ حالانکہ ہمارے پاس shuttle گاڑی آجاتی تھی، لیکن اس کے باوجود بھی یہ ان کا وطیرہ ہوتا تھا کہ وہ لازمی پوچھتے تھے کہ بیٹے آپ کے پاس گاڑی ہے؟ میں آپ کو لے کر چلتا ہوں اور یقین کریں، سر، میں نے جتنی بار بھی یہاں National Assembly میں تقریر کی ہے، اتنی بار بشیر ورک صاحب مرحوم اپنی seat سے اٹھتے تھے، all the way یہاں میری seat کے پاس آکے دل سے appreciate کر کے جاتے تھے۔ اتنا حوصلہ بڑھتا تھا کہ آج بھی یہ روایت موجود ہے کہ بڑے اپنے چھوٹوں کو، جو نئے آئے ہیں، ان کو appreciate کر کے ان کا حوصلہ بڑھا رہے ہیں۔ رب العالمین سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کو عذابِ قبر سے، وحشتِ قبر سے، حبسِ قبر سے، قبر کے اندھیرے سے، حدتِ قبر سے، قبر کی شدت سے اللہ تعالیٰ ان کو محفوظ فرمائے، اور روزِ محشر نبی کریم حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمَ النَّبِیینَ صلی اللہُ عَلَیہِ وعَلیٰ آلِہٖ وَاَصحٰبِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت نصیب فرمائے، آمین یارب العالمین۔ اوران کے تمام جملہ اہلِ خانہ کو اور یہاں موجود جو ان کے دوست احباب ہیں ان سب کو اللہ تعالیٰ صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عطاءاللہ تارڑ صاحب۔

وزیر برائے اطلاعات ونشریات (جناب عطاءاللہ تارڑ): شکریہ جناب ڈپٹی سپیکر! ہم دو ایسے اپنے بزرگوں سے محروم ہوئے ہیں، ایک چوہدری محمود بشیر ورک صاحب اور دوسرا چوہدری محمد اشرف صاحب، جو ساہیوال سے MNA رہے۔ ان دونوں صاحبان میں بہت ساری قدریں مشترک تھیں۔ دونوں کا تعلق وکالت کے پیشے سے تھا۔ دونوں پانچ مرتبہ قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے اور مسلم لیگ (ن) کے ساتھ دونوں کی وابستگی it was beyond doubt. محمود بشیر ورک صاحب سے ایک تعلق رہا۔ میرے چھوٹے بھائی بلال فاروق تارڑ صاحب، جو ممبر قومی اسمبلی ہیں، انہوں نے دو صوبائی اسمبلی کے الیکشن ورک صاحب کی NA کی seat کے نیچے لڑے۔ اور انتہائی شفیق انسان، انتہائی دیانت دار اور ہماری تحصیل وزیر آباد میں ان کا گاؤں ابن والی اور ہمارا گاؤں پیر کوٹ بالکل ساتھ ساتھ ہیں۔ ان کے بزرگوں کے ساتھ ہماری کئی دہائیوں پر محیط

relationship رہی، اور آج میں سمجھتا ہوں کہ جو tribute پیش کیا جا رہا ہے، اس سے زیادہ کے وہ مستحق ہیں۔ تو ہماری دعا ہے کہ دونوں ہمارے بزرگ، جناب چوہدری محمد اشرف صاحب اور محمود بشیر ورک صاحب کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس نصیب کرے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ، شگفتہ جمانی صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ جمانی: شکریہ جناب ڈپٹی سپیکر! (عربی) آج بہت بھاری دل اور بڑے دکھ سے میں یہاں کھڑی ہوں اور محمود بشیر ورک صاحب کے لیے دعائے مغفرت کی گئی اور ان کی زندگی پہ بات ہو رہی ہے تو میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ محمود بشیر ورک صاحب یقیناً پانچ tenure یہاں رہے ہیں اسمبلی میں۔ میرا اور ان کا ساتھ بہت اچھا رہا، خاص کر کے committees میں۔ وہ بہت ہی شفیق انسان تھے اور ہر وقت ان کے چہرے پہ اطمینان اور ایک مسکراہٹ رہتی تھی۔ وہ اسمبلی کی جو کارروائی میں بہت interest لیتے تھے، خاص کر کے ممبران کی فلاح و بہبود اور ممبران کو کچھ achieve کرنے کے لیے کوشاں رہتے تھے۔ وہ میرے ساتھ Law and Justice Committee میں بھی رہے، Privileges Committee میں بھی رہے۔ Speaker Sahib اس وقت seat پہ نہیں ہیں، ان کو پتا ہے کہ last tenure میں جو ہے، وہ Privileges Committee میں کچھ بدمزگی ہوئی تھی بشیر ورک صاحب کے ساتھ ہم سب کھڑے ہو گئے۔ بشیر ورک صاحب کے ساتھ کیونکہ Chairman نے ان کے ساتھ برا سلوک کیا تھا، لیکن میں نے جو صبر اور درگزر ان میں دیکھا، تو میں حیران رہ گئی کہ اس دور میں بھی ایسے انسان موجود ہیں جو اپنے ساتھ ہوئی زیادتی کو کس طرح سے درگزر کر کے اور صبر کے ساتھ چل رہے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ شاید اوپر بھی ایسے لوگوں کی ہی ضرورت ہے۔ آج وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں، لیکن ان سے جو آخری اجلاس میں میری یہاں پہ ملاقات ہوئی تھی، جب محمد میاں نواز شریف کی حکومت تھی۔ اس وقت ممبران کی pay اور facilitation کے حوالے سے Sub-Committee بنائی گئی تھی، جس میں انہوں نے مجھے Chairman بنایا، اس پر انہوں نے بڑا interest لیا، جس پہ ممبران کی کچھ pays بڑھی بھی تھیں، لیکن اس میں بہت ساری چیزیں رہ گئی تھیں۔ تو آخری جو میری ملاقات تھی، جب بھی budget session نزدیک آتا تھا، تو وہ میرے پاس آ کے کہتے تھے کہ آپ کر سکتی ہیں، آپ مہربانی کر کے اس budget میں یہ چیز لے کر آئیں۔ تو ان کی بڑی کوشش تھی کہ ممبران کی جو pension ہے، اس کا کسی طرح سے یہ system شروع ہو جائے۔ تو اللہ کرے کہ ان کی وہ آخری خواہش پوری ہو۔ اللہ رب العالمین اپنے پیارے بندوں کی مغفرت فرماتا ہے۔ جس مسکراہٹ کے ساتھ وہ اس دنیا سے گئے ہیں، اللہ وہی مسکراہٹ ان کی قبر میں بھی اور جنت میں بھی قائم اور دائم رکھے۔ وہاں جو جنت کے دروازے ہیں، وہ ان کے لیے کھلے رکھے اور حضور اکرم حضرت مُحمد رَسُولُ اللہ خَاتَمَ النَبِیِّین صَلی اللہُ عَلَیہِ وعَلیٰ آلِہٖ و اَصحٰبِہٖ وَسَلّم کی شفاعت ان کو نصیب کرے، اور ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب ہو۔ ہماری یہی دعا ہے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہرہ صاحب۔

جناب ارشد عبداللہ وہرہ: شکریہ جناب ڈپٹی سپیکر! بشیر محمود ورک صاحب، very senior parliamentarian اور بیس سال ظاہر ہے پارلیمنٹ کا حصہ رہنا، ان کا میرے ساتھ ایک بہت تھوڑا سا وقت گزرا اڑھائی سال committee میں، اور بہت ہی dignified personality, soft spoken اور ظاہر ہے عمر کے اس حصے میں تھے تو بہت کم گو تھے، لیکن وہ committee میں جب بھی کوئی بات کرتے تھے تو ان کی بات میں اتنا وزن ہوتا تھا کہ عموماً committee میں ان کی اس بات کو unanimously مان لیا جاتا تھا۔ تو ان کو اور ان کی personality کو دیکھ کر اندازہ ہوتا تھا کہ انہوں نے یہ جو dignified طریقے سے اپنی زندگی گزاری اور لوگوں کے لیے ایک مثال بن کے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شہزاد ورک صاحب۔

جناب خرم شہزاد ورک: بہت شکریہ، سر۔ ''كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ'' یقیناً! ہر روح نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ بہت خوبصورت اور پیاری باتیں ہوئیں۔ ہمارے سابق فاضل ممبر اس House کے چوہدری محمود بشیر ورک صاحب کے حوالے سے۔

تو سر! میری چوہدری صاحب سے جو پہلی ملاقات ہوئی تب یہ خاکسار بھی Law Minister تھا اور وہ بھی Law Minister تھے۔ اس کے بعد میری ان سے اس House کے اندر متعدد ملاقاتیں ہوئیں۔ He was such a great, noble, gracious, benign اور وہ thorough gentleman تھے۔

سر! ان سے اکثر میری ملاقات مسجد میں ہوا کرتی تھی، پارلیمنٹ کی مسجد کے اندر اور lodges کی مسجد کے اندر۔ سر! ایک چھوٹا سا واقعہ share کرنا چاہتا ہوں جونہی نماز پڑھ کے ہم باہر نکلے۔ میرے ساتھ سر! میرا بھتیجا تھا تو میرا بازو پکڑ کے انہوں نے کہا کہ بیٹا آپ کی اجازت سے میں آپ کو ایک نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ تو بڑی مدبرانہ اور نصیحت والی ان کی باتیں تھیں۔ انہوں نے جونہی میرا ہاتھ پکڑا تو انہوں نے کہا کہ نمبر ایک آپ سب قران مجید کی تلاوت کیا کریں، understanding کے ساتھ چاہے تھوڑا سا پڑھیں۔ لیکن ترجمے کے ساتھ ضرور قرآن کو daily پڑھا کریں۔

اور دوسری بات جو انہوں نے کی وہ مجھے آج بھی یاد ہے میں share کر رہا ہوں، سر۔ انہوں نے کہا کہ اپنے والدین کی ہر بات مانا کریں، والدین کی بات نہ ماننے کے جو دکھ ان کو ہوتا ہے۔ انہوں نے ایک واقعہ بیان کیا اپنے والد صاحب کے حوالے سے۔ انہوں نے کہا جب میں young تھا تو میرے پاس موٹر سائیکل تھی اور میں موٹر سائیکل کے اوپر گجرانوالہ سے بیٹھتا تھا اور لاہور تک میں کچھ نہیں دیکھتا تھا۔

تو کہتے ہیں میرے والد صاحب نے مجھے رات کو بٹھایا اپنے پاس اور کہا کہ محمود جب تم گھر سے چلے جاتے ہو۔ تو تمہیں نہیں پتہ کہ تمہارے پیچھے ہمارا یہ دل ڈوبا رہتا ہے اس وقت تک جب تک تم گھر واپس خیریت سے نہیں آجاتے۔ تو انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد کی وہی بات سن کے،

اسی دن وہ موٹر سائیکل فروخت کر دی اور اس کرب کا چوہدری صاحب نے جو ذکر کیا۔ وہ آج بھی میرے دل میں اور میری memory کے اندر ہے۔ میں دوستوں کے ساتھ آج بھی یہاں پہ share کر رہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور پسماندہگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کے پسماندہ گان کو بہترین صدقہ جاریہ بنائے۔ بہت شکریہ، سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ ڈاکٹر درشن صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بحری امور (جناب درشن): شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! آج یہاں پہ مجھے بات کرنے کا آپ نے محمود بشیر ورک صاحب کے لیے موقع دیا اور ہمارے ایک اور MNA بھی تھے چوہدری اشرف صاحب۔

میرا محمود بشیر ورک صاحب کے ساتھ نہایت ہی ایک ادب واحترام کا رشتہ تھا۔ وہ ایک بہت ہی اچھے، شفیق اور اتنے صبر والے اور نیک نیت انسان تھے کہ میں نے ایسے بہت کم لوگ دیکھے ہیں۔ اور ان کا ہمارے ساتھ specially جو non-Muslims ہیں، minorities کے ساتھ بہت ہی پیار تھا۔ اور ان کے پاس جو بھی cases گئے کیونکہ وہ Standing Committee میں تھے۔ انہوں نے ان کو بہت ہی اچھے طریقے سے support بھی کیا۔ جہاں، جہاں ہماری غلطیاں تھیں تو ان کو بھی درست کیا۔

جناب سپیکر صاحب! ایسے بہت کم لوگ ہوتے ہیں جو پارٹی اور ملک دونوں کے ساتھ loyal ہوں اور ہماری پارٹی کو ایک ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے اور ان کا خلا پُر کرنے میں بہت time لگے گا۔

تو یہاں پہ میں اپنے دل سے ان کے لیے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کو صبر عطا کرے اور جو ان کے حلقے والے ہیں ان کے لیے بھی مزید آسانیاں پیدا کرے۔ اللہ تعالیٰ کو دل کی گہرائیوں کے ساتھ کہتا ہوں کہ ان کو جنت میں جگہ دے۔ Thank you.

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب اظہر قیوم ناہرہ صاحب۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: کیونکہ آپ Minister ہیں۔ اس لیے آپ آخر میں تقریر کریں گے۔ آپ بیٹھے رہیں گے تو اس House کی رونق برقرار رہے گی۔

جناب اظہر قیوم ناہرہ: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ جناب ڈپٹی سپیکر۔ جناب ڈپٹی سپیکر! میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بزرگ چوہدری محمود بشیر ورک صاحب کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ میرا جوان کے ساتھ رشتہ تھا اور جو وہ میرے ساتھ پیار کرتے تھے میں

اسے لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا۔ جیسے سارے میرے colleagues نے یہاں پہ بات کی ورک صاحب کے متعلق کہ وہ انتہائی شفیق، شریف اور ہر کسی کے ساتھ پیار و محبت کرنے والے بزرگ تھے۔

تو میں نے بھی 12،13 سال ان کے ساتھ اسمبلی میں گزارے، میں نے کبھی بھی ان کو ورک صاحب یا سر کہہ کے نہیں بلایا۔ بلکہ میں ہمیشہ ان کو چاچا جی کہہ کے بلاتا تھا کیونکہ میرا ان کے ساتھ رشتہ بھتیجے اور برخوردار والا تھا۔

تو میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی فیملی ان کے دوست احباب، سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی اگلی منزلیں آسان فرمائے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ بلال کیانی صاحب۔ You are the last speaker, so you have the Floor and you can speak for as long as you want.

وزیر مملکت برائے ریلویز، خزانہ و محاصل (جناب بلال اظہر کیانی): شکریہ، ڈپٹی سپیکر صاحب۔ ہم عام طور پہ اس House میں آتے ہیں بطور وزیر، بطور رکن، Question Hour اور دیگر موقعوں پہ بات کرنے کا موقع ملتا ہے۔

آج کا دن ورک صاحب کے نام ہے اور میں صرف ایک مختصر بات کرنا چاہ رہا ہوں جو کہ شاید تھوڑی منفرد ہے باقی speakers سے اور جو آج بات کی گئی ہے اس سے۔ میں اس عظیم House کا ایک first time Member اور young Parliamentarian ہوتے ہوئے آپ کے سامنے ایک بات پیش کرنا چاہوں گا کہ ورک صاحب کے بارے میں احسن اقبال صاحب نے بات کی کہ وہ young Parliamentarians کے لیے ایک مثال ہیں۔ وہ صرف مثال ہی نہیں تھے بلکہ وہ ہم سب کی حوصلہ افزائی بھی کرتے تھے اور چلتے پھرتے جس طرح قادر پٹیل صاحب نے بات کی، آتے جاتے جہاں پر بھی میں ہوں یا کوئی اور میرے کوئی ہم عمر colleague ہوں پارلیمنٹ کے۔ میں نے ان کو دیکھا کہ وہ بہت ہی sincerity خلوص اور محبت کے ساتھ، روک کر sincerely recognize بھی کرتے تھے۔ ہم نے اس House میں کوئی بات کی ہو، چاہے انہوں نے کوئی اور کام دیکھا ہو اور ساتھ ساتھ advise اور guide بھی کرتے تھے۔ میں آپ کو یہ بتا نہیں سکتا کہ ایک young Parliamentarian ایک رکن کے لیے یہ کتنی حوصلہ افزا بات ہوتی ہے۔

اور دوسرا مجھے یہ شرف حاصل ہوا کہ کبھی کبھی سپیکر صاحب نے Cabinet کا حصہ بننے سے پہلے Sessions Chair کرنے کا موقع دیا۔ تو میں نے دیکھا یہ House جب بالکل خالی بھی ہوتا، جس طرح ابھی ہے۔ تو ورک صاحب اس وقت بھی اگر House میں بیٹھے ہوتے تھے تو بالکل ایک model Parliamentarian کی طرح اور House کے decorum کا پورا خیال رکھتے ہوئے۔

تو ان کی جو کمی ہے میں آپ سے بہت ہی سنجیدگی سے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ میرے خیال سے ہم شاید پوری نہیں کر سکیں گے۔ ہم صرف کوشش کر سکتے ہیں کہ جو مثال انہوں نے بطور Parliamentarian قائم کی ہے، ہم اس پر کسی طرح پورا اترنے کی کوشش کریں، جو ان کا طریقۂ

کار تھا۔اور جس طرح انہوں نے عزت سمیٹی ہے دونوں sides سے House کے ہم اس مثال پر چل سکیں اور اسی طریقے سے اپنے اس House میں conduct کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور ہم سب کو ان کی مثال پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آمین۔بلال کیانی صاحب میرا بھی ان کے ساتھ کچھ اسمبلیوں میں ساتھ رہا اور میں بھی ایک واقعہ share کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے ایک مجھے کوئی حکم فرمایا یا ابھی پچھلے سال ان کا lodges میں کچھ کام تھا تو وہ جیسے ہو گیا۔تو مجھے تین دفعہ شکریہ ادا کرنے آئے۔میں نے کہا ورک صاحب مجھے شرمندہ کیوں کر رہے ہیں میں آپ سے چھوٹا ہوں، چھوٹوں کو اتنے تھوڑی remind کراتے ہیں بار بار۔تو آپ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں بہت ہی شفیق آدمی تھے اور House میں جس طرح ہر Member نے اپنا ایک قصہ share کیا ہے۔تو میں نے سوچا کہ میں بھی آپ کے ساتھ share کروں۔شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: The House is adjourned to meet again on Wednesday, the 14th October, 2026, at 11:00 a.m.

____

(The House was adjourned to meet again on Wednesday, the 14th October, 2026, at 11:00 a.m.)

____